

عدالتی خلع اور پاکستانی عدالتوں کے فیصلوں کی روشنی میں اس کی قانونی بنیادیں Judicial *Khul'* and its Legal Grounds in the light of Decisions of Pakistani Courts

* Aas Muhammad

** Prof. Dr. Rao Imran Habib

The doctrine of *Khul'* has, within the course of last few years, assumed a great deal of importance in Pakistan because literacy rate in women is increasing rapidly and their dependency on men is decreasing. Now, women can easily make their own decisions with free consent due to their some awareness about their rights, especially regarding dissolution of marriage. Majority of women is still ignorant about dissolution of marriage on the ground of *Khul'*. Therefore, it is very necessary to explain all different aspects of "doctrine of *Khul'*" for ensuring justice in our society. The present research has mainly explored the grounds of judicial *Khul'* and other relevant incidents in the light of Pakistani Case Law based on Islamic family Law. The research is based primarily on the decisions of superior courts of Pakistan. The decisions of family courts of Pakistan have been included in the discussion. The relevant provisions of the Dissolution of Muslim Marriages Act, 1939 and the Family Courts Act, 1964 have also been debated. The difference between *Khul'* and other modes of dissolution of marriage have also been elaborated briefly.

Key words: *Khul'*, Judicial *Khul'*, Dissolution of Marriage, Grounds of Judicial *Khul'*

تعارف:

مرد اور عورت کے درمیان شادی کو انسانی ضروریات کی تکمیل کی طرف ایک ابتدائی قدم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ شادی کے بعد، میاں بیوی ایک خاندان کی مانند بن جاتے ہیں اور ان کا خیال ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے باہمی محبت سے پیش آئیں گے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی احسن طریقے سے پوری کر سکیں گے۔ لیکن بعض اوقات بعض وجوہات کی بنا پر ان کے درمیان یہ رشتہ ازدواج زیادہ دیر برقرار نہیں رہتا اور یہ رشتہ برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسلامی خاندانی قانون کے تحت شادی کے معاہدے کو ختم کرنے کے مختلف طریقے ہیں اور ہر طریقہ کار کے مختلف اسباب اور نتائج ہیں۔ مثال کے طور پر، شوہر اپنی بیوی کو طلاق دے کر شادی

* Lecturer, Department of Law, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.
aas.muhammad@iub.edu.pk

** Professor & Chairman, Department of Law, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

کو ختم کرنے کا مجاز ہے۔ اسی طرح بیوی کو بھی حق ہے کہ وہ اپنی شادی کو مختلف طریقوں سے ختم کر سکتی ہے اور ان طریقوں میں سے ایک طریقہ "خلع" کہلاتا ہے۔

اس طرح بیوی کو "خلع" کی بنیاد پر اپنی شادی کو ختم کرنے کے لیے فیملی کورٹ میں مقدمہ دائر کرنا پڑتا ہے۔ فیملی کورٹ مخصوص بنیادوں پر شادی کو تحلیل قرار دینے کی مجاز ہے۔

"خلع" شادی کو ختم کرنے کی ایک تسلیم شدہ شکل ہے اور شوہر اپنی بیوی سے معاوضہ لے اس رشتہ کو ختم کر سکتا ہے، رشتہ ختم ہونے کی اس صورت کو "زر خلع" کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم عورت کے حق کے بارے "خلع" کی اس صورت کو باایں الفاظ بیان کرتا ہے:-

"إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يَفْقِہَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ"

"مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدود پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے"۔²

سادہ لفظوں میں "خلع" عورت کی طرف سے اس کا ذاتی حق ہے کہ وہ شوہر کو کچھ رقم خواہ وہ حق مہر ہی کیوں نہ ہو یا کوئی اور قیمتی چیز ادا کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتی ہے۔³

یعنی عام طور پر "خلع" کے مختلف معنی پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں بیان کیے ہیں۔ مثال کے طور پر، وفاقی شریعت عدالت (FSC) نے "خلع" کی اصطلاح کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"خلع ازدواجی بندھن سے رہائی ہے اور قرآن پاک کے احکامات کے مطابق یہ اس صورت میں دی جاسکتی ہے جب حالات بتاتے ہیں کہ شوہر اور بیوی کے لیے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں رہنا ناممکن ہے۔ اور ان کا آپس میں مل جل کر رہنا نفرت انگیز اتحاد کو جنم دے گا۔"⁴

"خلع" کے بارے میں پیشاور ہائی کورٹ کا نظریہ مندرجہ ذیل ہے۔

"خلع کا مطلب ہے کہ خلع کے الفاظ میں مالی تصفیے کے بدلے شادی کا جوڑ ختم ہو جائے۔"⁵

کراچی ہائی کورٹ نے خلع کی وضاحت مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے۔

"شریعت میں خلع کا مطلب یہ ہے کہ ایک شوہر اپنی بیوی سے معاوضہ قبول کرنے کے بعد نکاح نامے کے تحت اس کے حقوق سے دستبردار ہو جاتا ہے۔"⁶

اس لیے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ خلع بیوی کی درخواست پر میاں بیوی کے درمیان یا عدالت کے حکم سے نکاح کا خاتمہ ہے۔

¹ زر خلع کا مطلب ہے کہ کوئی بھی قیمتی چیز / جائیداد جو بیوی اپنے شوہر کو پیش کرتی ہے۔

Zar-e-Khul' means and includes any valuable thing/property which is given by wife to her husband.

² Al-Baqarah, 2:229

³ Zahid Akhtar vs Saima Zia, 2021, YLR 570

⁴ Mrs. Saffiya Bibi v. Fazal Din etc, 2000 SD 684

⁵ Muhammad Faisal Khan v. Mst. Sadia, PLD 2013 Peshawar 12

⁶ Bibi Anwar Khatoon v. Ghulab Shah and 2 others, PLD 1988 Karachi 602

کیا خلع حق ہے؟

فیملی کورٹس ایکٹ، 1964 کے سیکشن 10 (4) کے مطابق "خلع" بیوی کا ایک آزادانہ حق ہے اور خاندانی عدالتوں (فیملی کورٹس) کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیوی کی درخواست پر "خلع" کا حکم جاری کریں۔ یہ حق بیوی یکطرفہ طور پر استعمال نہیں کر سکتی۔ اس کا استعمال قاضی کی شفاعت سے کیا جاسکتا ہے (خواہ خاوند اپنی بیوی کو خلع دینے پر راضی نہ ہو)۔

خلع کا حق خود میاں بیوی یا ان کے مجاز ایجنٹ استعمال کر سکتے ہیں لیکن ایجنسی کے معاہدے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ پرنسپل اور ایجنٹ دونوں بالغ اور سمجھ دار ہوں۔⁷

قانون کو اس بات کی کوئی اجازت نہیں ہے کہ "خلع" کی خواہش مند بیوی کو معروضی وجوہات بتائی جائیں اور دوسرے شخص سے اس کی نفرت کا جواز پیش کیا جائے۔⁸

لہذا بیوی کی طرف سے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ جبر، فیملی کورٹ یا ایپیل کورٹ کے ضمیر کو مطمئن کرنے کے لیے نفرت کی حد کو ظاہر کرنے کے لیے حالات اور حقائق کے ثبوت پیش کرے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے کہ بیوی نے اپنے شوہر کے خلاف رضامندی کا اظہار نہیں کیا بلکہ ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔¹⁰

یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ خلع کا اصول اور حق اس حقیقت پر مبنی ہے کہ بیوی نے نفرت کی وجہ سے اپنے شوہر کے ساتھ نہ رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

خلع اور طلاق میں فرق:

خلع کی اقسام:-

خلع کا حق مندرجہ ذیل دو طریقوں سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

1- میاں بیوی کی باہمی رضامندی سے ماورائے عدالت خلع¹¹

2- عدالتی خلع یعنی عدالت کے حکم سے خلع¹²

⁷ معاہدہ ایکٹ 1872 کی دفعہ 183 اور 184 کے تحت، اور ایجنسی کے معاہدے کے لیے دماغ کی تندرستی اور بلوغت پرنسپل اور ایجنٹ دونوں کے لیے لازمی

ہے۔

Under Section 183 and 184 of Contract Act, 1872, soundness of mind and age of majority of principal and agent is necessary for the contract of agency.

⁸ Bibi v. Bashir Ahmad, PLD 1987 Lahore 376;

Abdur Rehman v. Judge, Family Court, Gujranwala, 1981 CLC 68 Lahore

⁹ Kiran Sabah v. Additional District Judge, 1996 MLD 1527 Karachi;

Mst. Kiran Sabah v. Additional District Judge and Another, PLJ 1996 Karachi 1115;

Rashidan Bibi v. Bashir Ahmad, PLD 1983 Lahore 549;

Khurshid Bibi v. Dildar, 1983 CLC 3309 Lahore

¹⁰ Ghazala Yasmin vs Additional District Judge Rawalpindi, 1992, MLD 2289 Lahore

¹¹ Mrs Beena v Raja Muhammad, PLD 2020 SC 508

¹² Islam Gul v Mrs. Neelam, 2020 MLD 554

طلاق کی طرح، ایکسٹراجوڈیشل (ماورائے عدالت) "خلع" بھی عدالت کی مداخلت کے بغیر موثر مانا جاتا ہے۔ یہ میاں بیوی کی رازداری میں یا کچھ رشتہ داروں اور دوستوں کی موجودگی میں مانگا اور دیا جاسکتا ہے۔

جب میاں بیوی (شوہر یا بیوی) میں سے کسی کو پتہ چلتا ہے کہ شادی کے دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حدود کو برقرار رکھنا ان کے لیے ممکن نہیں ہے اور اگر بیوی کی درخواست پر (کچھ غور و فکر کے ساتھ)، وہ ایک معاہدے کے تحت ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ تو اسلام کے ان احکامات کے مطابق اسے "خلع" کہا جاتا ہے¹³۔ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ اس طریق میں، خلع کا عمل محض یکطرفہ خواہش، نیت یا بیوی کی مرضی سے مکمل نہیں ہوتا بلکہ میاں بیوی کی باہمی رضامندی اور غور و فکر لازمی ہے بصورت دیگر خلع موثر نہیں ہوگا۔

جوڈیشل (عدالتی) "خلع" عدالت کے حکم سے بیوی کی درخواست پر نکاح کے معاہدے کو ختم کرنا ہے۔ اگر بیوی کسی بھی قیمت پر اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کو تیار نہیں ہے¹⁴ تو وہ خلع کی بنیاد پر نکاح کو ختم کرنے کا مقدمہ قانون کی عدالت میں تحلیل مسلم شادی ایکٹ 1939 (DMMA) سیکشن 2 (ix) کے تحت دائر کر سکتی ہے کہ وہ اپنے احساسات و جذبات کی بناء پر اپنے شوہر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر مزید نہیں رہ سکتی۔ اور اس مقدمہ میں حلف پر اس طرح کا بیان اس کے مقدمے کو عدالتی (جوڈیشل) خلع کے لیے کافی ہوگا۔

عدالتیں اس بات کی پابند ہیں کہ وہ عورت کو وہ حق دیں جہاں وہ واضح طور پر دعویٰ کرتی ہے، یا اگر وہ اپنی درخواستوں میں دعویٰ کرنا چھوڑ دیتی ہے¹⁵ یا کسی اور طریق کو خلع کی طریق سے تبدیل کر دیتی ہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ وہ درخواستوں میں ترمیم کر سکتی ہے¹⁶ چاہے اس مقدمہ میں شادی کی تحلیل کی دوسری بنیادیں ثابت نہ ہو سکی ہوں¹⁷۔ اس صورت حال میں عدالت اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کے بعد شادی کو خلع کی بنیاد پر تحلیل کر سکتی ہے¹⁸ کہ میاں بیوی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر نہیں رہ سکتے¹⁹، بیوی کو اپنے شوہر سے قطعی نفرت تھی²⁰ اور اس نے اپنے شوہر کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔²¹

ٹرائل کورٹ کے حکم کو اس نکتے پر چیلنج نہیں کیا جاسکتا کہ خلع کے دعویٰ میں دعویٰ نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ خلع ایک قانونی مسئلہ ہے۔ اسے ٹرائل کورٹ میں یا ایپلٹ مرحلے میں درخواست دے کر اٹھایا جاسکتا ہے۔²²

¹³ Islam Gul v Mrs. Neelam, 2020 MLD 554

¹⁴ Muhammad Faisal Khan v. Mst. Sadia, PLD 2013 Peshawar 12

¹⁵ Muhammad Iqbal Kokab v Judge Family Court Lahore, 1993 CLC 699 Lahore

¹⁶ Naseer Ahmad v Samia, 2021 MLD 420

¹⁷ Mrs. Safia Bibi v Fazal Din etc, PLJ 2000, Peshawar 355

¹⁸ Abdul Ghaffar v Parvin Akhtar, 2000 UC 162

¹⁹ Muhammad Akram v. Mst. Shakeela Bibi, 2003 CLC 1787 Lahore

²⁰ Jan Ali v. Gul Raja, PLD 1994 Peshawar 245

²¹ Abdul Ghaffar v Parvin Akhtar, 2000 UC 162

²² NLR 1982, CLJ 69

اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ میاں بیوی کے درمیان نفرت کو خلع دینے کے لیے درست بنیاد سمجھا جاتا ہے، حالانکہ یہ میاں اور بیوی کے آپس میں ساتھ نہ رہنے کے اس ارادے کا واضح اظہار ہے کہ وہ اپنی نفرت کی بناء پر ایک دوسرے کے ساتھ رہنے پر رضامند نہیں۔²³

جوڈیشل (عدالتی) خلع میں شوہر کی رضامندی کا کردار:

ایک متعلقہ سوال یہ ہے کہ کیا شوہر کی رضامندی "خلع" کی بنیاد پر شادی منسوخ کرنے کی شرط ہے یا عدالت شوہر کی خواہشات کے خلاف بھی فریقین کو الگ کرنے کی اہل ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ ماورائے عدالت خلع کے لیے شوہر کی رضامندی ضروری ہے لیکن شوہر کی رضامندی کے بغیر جوڈیشل "خلع" مانگا جاسکتا ہے²⁴۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہے لیکن بیوی اپنے شوہر سے طے شدہ ناپسندیدگی کی وجہ سے اسے چھوڑنے کا فیصلہ کرتی ہے تو عدالت خلع کی بنیاد پر شادی کو ختم کر سکتی ہے۔

لہذا، پاکستانی عدالتوں کو شوہر کی ناپسندیدگی کے باوجود "جوڈیشل خلع" کا اختیار مل گیا ہے۔ ایک اہم مقدمے میں، لارڈ شپ جسٹس شمیر احمد، جسٹس بی زید کا کاؤس اور جسٹس مسعود احمد نے کہا کہ اگر عدالت اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ جوڑا تعلقات کو برقرار نہیں رکھ سکے گا اور ان کے آپس میں تعلقات مزید خراب ہوں گے، تو پھر بیوی کو شوہر کی رضامندی کے بغیر معقول معاوضہ دے کر "خلع" حاصل کرنے کا حق ہے۔²⁵

"جوڈیشل خلع" میں شوہر کی رضامندی کے حوالے سے سپریم کورٹ کا ایک اور فیصلہ مندرجہ ذیل ہے۔

"بیوی اپنے شوہر سے ازدواجی بندھن کو ختم کرنے کی خواہش کے باوجود "خلع" کی حقدار ہے اگر وہ عدالت کو اس بات پر مطمئن کرتی ہے کہ اب ان کے ازدواجی فرائض اور ذمہ داریوں کو آپس میں نبھانے کا بالکل امکان نہیں ہے۔"²⁶

اگر شوہر اپنی بیوی کو خلع دینے پر راضی نہیں تو کیس عدالت میں بھیجا جائے اور مذکورہ بالا قرآنی تفسیر اور مشہور فیصلوں کی روشنی میں²⁷ فیملی کورٹ "خلع" کی بنیاد پر نکاح کو ختم کرنے کی مجاز ہے۔²⁸

جوڈیشل (عدالتی) خلع اور ریس جوڈیکاتا (Res Judicata) کا نظریہ۔

خلع کی بنیاد پر شادی کو توڑنے کا حق ایک آزاد حق ہے²⁹۔ اگر بیوی پہلے سے دائر شدہ مقدمہ کو کسی خلع کی بنیاد قائم کرنے میں ناکام رہی تو اسے خلع کی بنیاد پر شادی کے خاتمے کے لیے نیا مقدمہ دائر کرنے سے منع نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ یہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے پاس حق تھا کہ خلع کی بنیاد پر نکاح کو ختم کرنے کے لیے دوسرا مقدمہ دائر کرنے کے لیے "خلع کی بنیاد پر شادی کو تحلیل کر سکتی

²³ Muhammad Razzaq v. Judge Family Court, 1989 MLD 4518 Lahore

²⁴ Nasfi, Qur'an Pak ki Tafsir, p.148

²⁵ Msr. Balqis Fatima vs Najm-ul-ikram Qureshi Niaz Ahmad and Others, PLD 1959 Lahore 566.

²⁶ Khurshid Bibi v. Muhammad Amin, PLD 1967 SC 97.

²⁷ Msr. Balqis Fatima v. Najm-ul-ikram Qureshi Niaz Ahmad and Others, PLD 1959 Lahore 566

Khurshid Bibi v. Muhammad Amin, PLD 1967 SC 97

²⁸ Muhammad Abrar v. Judge, Family Court, Gojra, 2003 CLC 1858 Lahore

²⁹ Ghulam Rasool v. Judge Family Court, 1991 CLC 1696

ہے، ریس جوڈیکائٹا کے اصول کے تحت اب اسے ایسا کرنے سے روکا نہیں جائے گا۔³⁰ "ہاں اگر ازدواجی حقوق کی بحالی کا مقدمہ زیر التوا ہے، تو دونوں مقدمات کی سماعت اور فیصلہ ایک ساتھ کیا جائے گا۔"³¹

جہاں ٹرائل کورٹ نے ریس جوڈیکائٹا کے اصول کو لاگو کرتے ہوئے خلع کے ذریعے نکاح کو ختم کرنے کا مقدمہ خارج کر دیا، اپیلٹ کورٹ نے اس مقدمے کا فیصلہ سنایا اور کہا کہ خلع کو بار بار چلنے کی وجہ سے ریس جوڈیکائٹا کے اصول سے خارج نہ کیا جائے۔ لرنڈ کورٹ نے مزید کہا کہ بیوی خلع کی بار بار اپیل کرنے کی اہل ہے کیونکہ ہر بار مختلف حالات میں ناپسندیدگی کے لیے نفرت پیدا ہو سکتی ہے اور اگر اس نے اپنے شوہر کے ساتھ نہ رہنے کا پختہ فیصلہ کرنے کے بارے میں عدالت کو مطمئن کر دیا اس صورت میں، خلع کی بنیاد پر شادی کو تحلیل کر دیا جائے گا اور ریس جوڈیکائٹا کے اصول و نظریات میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔³²

جوڈیشل (عدالتی) خلع کے مقدمے پر ازدواجی حقوق کی بحالی کے حکم کا اثر:-

یہ بتانا ضروری ہے کہ خلع کی بنیاد پر شادی کو ختم کرنے کا مقدمہ قابل قبول ہے یہاں تک کہ اگر شوہر نے اپنی بیوی کے خلاف ازدواجی حقوق کی بحالی کے لیے حکم نامہ حاصل کر لیا ہو۔³³ لہذا، بیوی کا مقدمہ جو کہ شادی کی تحلیل کا دعویٰ کرتا ہے، کو ٹرائل کورٹ اس بنیاد پر خارج نہیں کر سکتی کہ اس کے شوہر نے ازدواجی حقوق کی بحالی کے لیے پہلے ہی حکم نامہ حاصل کر لیا ہے۔ مزید یہ کہ اس بناء پر خلع کو اپیلٹ کورٹ میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔³⁴

عدالتی خلع کے حکم کا اثر جہاں حق مہر کی رقم غیر متعین ہے۔

جوڈیشل خلع کے مقدمے میں عدالت کو شادی کو تحلیل کرنے کی اجازت ہے، اگر وصولی حق مہر کی رقم کے بارے میں تنازعات ہیں اور اس کے بارے میں فیصلہ زیر التوا ہے، جس کا فیصلہ بعد کے مرحلے میں کیا جائے گا۔³⁵ یہ بتانا ضروری ہے کہ خلع کا حکم خود شادی کو توڑنا ہے اور فیملی کورٹ اسے موخر نہیں کر سکتی کیونکہ فریقین ادائیگی / عدم ادائیگی پر متفق نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں، خلع کا حکم اس تاریخ سے نافذ العمل رہے گا جس دن اسے سنایا جاتا ہے۔³⁶

جوڈیشل (عدالتی) خلع کا سابقہ جزوی حکم اور اس کی منسوخی:-

اگر بیوی خلع کے لیے رقم ادا کرنے پر راضی ہو جائے لیکن شوہر نے انکار کر دیا تو بیوی نے خلع کی بنیاد پر شادی کو ختم کرنے کے لیے فیملی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا اور شوہر سمن وصول کرنے کے باوجود عدالت کے سامنے پیش نہیں ہوا۔ تو اس (شوہر) کے غیر سنجیدہ رویہ پر، عدالت نکاح کی منسوخی کا مکمل حق حاصل رکھتی ہے۔ لہذا، عدالت خلع کا سابقہ فیصلہ پاس کر سکتی ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن حمام نے کہا ہے:

³⁰ 2004 SCJ 479

³¹ Msr. Khairan v. Family Judge and others, 1987 CLC 958

³² Ghulam Muhamma v. Rashida Bibi, PLD 1983 Lahore 442; PLJ 1983 Lahore 493

³³ Lal Hussain v. Judge Family Courts, PLD 1975 Lahore 1136

³⁴ Muhammad Qasim v. Civil Judge, 2004 SD 98

³⁵ Syed Muhammad Ibrahim v. Mst. Anam Ahmed, PLD 2012 Karachi 478

³⁶ Dr. Fakhr-ud-din v. Mst. Kausar Takreem, PLD 2009 Peshawar 92

"جب حج اپنے فیصلے کے مفادات کو غیر حاضر کے حق میں یا اس کے خلاف دیکھتا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے، تو حج کا فیصلہ درست تصور کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے۔"³⁷

علامہ غلام رسول سعیدی خلع کے سابقہ فرمان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"جب شوہر عدالت کے سامنے پیش نہیں ہوتا تو یہ مناسب ہے کہ طلاق نافذ ہو اور اس طرح فقہ حنفی کے نزدیک تین اماموں³⁸ کے ذریعہ شادی صحیح طور پر ختم ہو جائے گی۔ ضروری ہے کہ دوسرے مدارج کی ضرورت پر عمل کیا جائے۔ لہذا امام ابو حنیفہ کی طرف سے ایک طرفہ حکم بھی قانونی طور حلال و جائز تصور کیا جائے گا۔"³⁹

یہ نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ اس طرح کے سابقہ حکم نامے کو منسوخ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ قانون کے سوال کے بارے میں یا جوڈیشل خلع سے متعلق حقائق کے سوال کے بارے میں کوئی ابہام نہیں۔

جوڈیشل (عدالتی) خلع کے مشروط فرمان کی قانونی حیثیت:-

جوڈیشل (عدالتی) خلع کے حکم کو سنہری زیورات یا معاوضہ کی ادائیگی کے لیے مشروط نہیں کیا جاسکتا۔⁴⁰ چنانچہ فیملی کورٹ کا ایک مشروط حکم یا حکم کہ مدعی (بیوی) شوہر کو مخصوص تاریخ تک فوائد (جو اس نے اپنے خاوند کی رقم یا کسی بھی دوسرے طریقے سے لیے ہوں گے) واپس کرے گی ورنہ مقدمہ خارج ہو جائے گا (اور ایسی شرط) شادی کے خاتمے کے حکم کو متاثر نہیں کرے گی کیونکہ فوائد کی واپسی ایک سول ذمہ داری ہے۔ اور شوہر کو اس مقصد کے لیے کسی مناسب فورم یا سول دائرہ اختیار کی عدالت سے رجوع کرنا چاہیے۔⁴¹ اس بات پر بھی غور کرنا ضروری ہے کہ ٹرائل کورٹ کی طرف سے ایسی شرط رکھنا جس میں خلع دینے کی شرط ہے، اعلیٰ عدالتوں نے اسے کالعدم قرار دیا ہے۔⁴²

جوڈیشل (عدالتی) خلع کی قانونی بنیادیں:-

ایک مضبوط خاندانی نظام کے لیے میاں بیوی کا خوشگوار اتحاد ہمیشہ دو طرفہ اور لازمی ہوتا ہے۔⁴³ اگر کسی وجہ سے، یہ ممکن نہیں ہے تو، عدالتی خل کے ذریعے شادی کا تالا ختم کیا جاسکتا ہے۔ لرنڈ فیملی کورٹ نے درج ذیل قانونی بنیادوں کو عدالتی خلع کی بنیاد کے طور پر تسلیم کیا ہے۔

³⁷ Ibn-e-Hummam, 1415 AH, p. 368-369

³⁸ Imam Shafi'i, Imam Malik and Imam Ahmad bin Hanbal (R.A)

³⁹ Saeedi, G. R. Ni'am-ul-Bari, vol. ix. p. 1120. Lahore. Zia-ul-Qur'an Publications (May 2002 AD/Safar 1423AH).

⁴⁰ Bushra Bibi v. Judge Family Court Bahawalpur, PLD 2000 Lahore 95.

⁴¹ 1998CLC 1688

⁴² Bushra Bibi v. Judge Family Court Bahawalpur, PLD 2000 Lahore 95;

Akhlaque Ahmad v. Kishwar Sultana, PLD 1983 SC 169

⁴³ Muhammad Arif Khan v. Shakoor Akhtar, 1999 YLR 985 Sh. Court (AJ&K).

1. جوڈیشل خلع کی ایک بہت واضح بنیاد میاں بیوی کی عمروں کے مابین غیر مماثل اور بڑا فرق ہے۔ مثال کے طور پر، بیوی جوان اور پوسٹ گریجویٹ ہے جبکہ شوہر پہلے ہی شادی شدہ ہے، پانچ بچے اور پہلی بیوی ہے⁴⁴۔ اسی طرح، بیوی جوان ہے اور شوہر بالغ بچوں کے ساتھ شادی شدہ ہے۔⁴⁵
2. میاں بیوی کے مابین سماجی اور فکری حیثیت کی شدید تفاوت جوڈیشل خلع کی بنیاد ہو سکتی ہے۔⁴⁶
3. اگر میاں بیوی پچھلے گیارہ سالوں سے علیحدہ رہ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے ملنے گریزاں ہیں تو اس صورت میں بیوی عدالتی خلع کا راستہ منتخب کر سکتی ہے⁴⁷۔ ایک اور معاملے میں، تقریباً 10 ساڑھے دس سال کے عرصے تک میاں بیوی کے الگ الگ رہنے کو کافی بنیاد سمجھا جائے گا۔⁴⁸
4. جوڈیشل خلع کی ایک اور بنیاد میاں بیوی کی طرف سے الزام اور جوابی الزام ہے۔⁴⁹
5. شوہر کی جانب سے اپنی بیوی کے خلاف چوری کا مقدمہ درج کرنا بھی عدالتی خلع کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔⁵⁰
6. جوڈیشل خلع کے لیے درخواست دینا کافی ہے اگر شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے۔⁵¹
7. شوہر اور بیوی کے درمیان سول یا مجرمانہ مقدمہ چھ سال تک عدالتی خلع کی ایک اور بنیاد ہے۔⁵² اسی طرح شوہر کی جانب سے اپنی بیوی کے خلاف جرم آف زنا آرڈیننس 1979 کے تحت مقدمہ کا اندراج عدالتی خلع کی درست بنیاد سمجھا جاتا تھا۔⁵³
8. شک اور عدم اعتماد، باہمی بے عزتی، اختلاف اور نفرت کی فضا میں شوہر اور بیوی کا رہنا عدالتی خلع کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔⁵⁴

⁴⁴ Muhammad Amin v. Aisha Bibi, 1984 CLC 1389 Lahore; 1998 MLD 1972

⁴⁵ Muhammad Khan v. Zarina Begum, PLD 1975 AJ&K 27

⁴⁶ Daood Ahmad v. Mst. Sabira Moqaddas, PLD 1990 Lahore 158

⁴⁷ Abdul Rasheed v. Momina Khatoon, 1999 YLR 342 Karachi;

Nasreen Bibi v. Atta Muhammad, PLD 1994 Lahore 276

⁴⁸ Shamsoo v. Mst. Tahira and Another, PLJ 1983 Karachi 1

⁴⁹ Khurshid Ali v. Mumtaz Begum, 1980 CLC 1212 Lahore

⁵⁰ Khurshid Ali v. Mumtaz Begum, 1980 CLC 1212 Lahore

⁵¹ Muhammad Roshan v. Mst. Razia Bibi and Another, 1989 MLD 425

⁵² Muhammad Haroon v. Hameeda, 1984 CLC 3147 Karachi;

Muhammad Nawaz v. Ghulam Rasul, The Judge, Family Court, Kabirwala, District Multan, 1979 CLC 174 Lahore;

Mst. Hakimzadi v. Nawaz Ali, PLD 1972 Karachi 540;

Abdur Rehman v. Judge, Family Court, Gujranwala, 1981 CLC 68 Lahore

⁵³ Abdul Aziz v. Noor Mai, 1985 CLC 2546 Lahore;

Ghulam Mustafa v. Ghulam Sakina, PLD 1986 Lahore 324

⁵⁴ Rukhsana Ahmad v. Shakil Ahmad, 1999 SD 736

9. جوڈیشل خلع کی ایک اور بنیاد ثنائی کو نسل کی پیشگی اجازت کے بغیر شوہر کی دوسری شادی ہے۔⁵⁵
10. بیوی کے ساتھ شوہر (اور اس کے والدین) کے ساتھ ناروا سلوک ایک اور کافی بنیاد ہے۔⁵⁶
11. نان و نفقہ کی عدم ادائیگی بھی عدالتی خلع کی بنیاد ہے۔⁵⁷
12. ایک معاملے میں، بیوی کا الزام کہ اس کے سرسرنے اس کی شائستگی کو مشتعل کرنے کی ناکام کوشش کی تھی، جوڈیشل خلع کی بنیاد بن سکتی ہے۔⁵⁸
13. شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ توہین آمیز رویہ جس میں مار پیٹ، جسمانی اور ذہنی اذیت، ظلم، زیادتی وغیرہ شامل ہیں، عدالتی خلع کے لیے بھی ایک بنیاد فراہم کرتا ہے۔⁵⁹
14. شوہر کا برا کردار بھی عدالتی خلع کی بنیاد ہو سکتا ہے۔⁶⁰
15. بیوی پر بہت زیادہ دباؤ ڈالنا، مثال کے طور پر، اس کے والدین کو نہ دیکھنا، شاپنگ پے نہ جانا، ہر کام شوہر کی رضامندی سے کرنا وغیرہ کو خلع کی بنیاد سمجھا جاسکتا ہے۔⁶¹
16. اگر شوہر، شادی کے بعد، اپنی بیوی کو اپنے گھر نہیں لے کر گیا، اور بیوی نے 13 سال تک انتظار کیا تھا، تو یہ خلع کی بنیاد پر شادی کو ختم کرنے کے لیے ایک درست بنیاد ہے۔⁶²
17. عدالت شادی کو خلع کی بنیاد پر تحلیل کر سکتی ہے یہاں تک کہ اگر بیوی مدعی میں بیان کردہ دوسرے الزامات کو ثابت کرنے میں ناکام ہو جائے۔⁶³
- مزید یہ کہ مناسب حالات میں، ارد گرد کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، عدالت جوڈیشل خلع کی بنیاد پر شادی کو تحلیل کر سکتی ہے۔⁶⁴
- عدالتی خلع کی بنیاد پر شادی کی تحلیل اگر کسی دوسری بنیاد پر کامیاب نہ ہو تو متبادل بنیاد کے طور پر طلب کی جاسکتی ہے۔⁶⁵

⁵⁵ Atta Muhammad v. Mst. Majeedan, 2000 CLC 2012 Karachi

⁵⁶ ZebSar v. Mst. Kosar, PLD 2004 Peshawar 15

⁵⁷ M. Asif Qayyum vs Fozia Shaheen, 2020, CLCN 49

⁵⁸ M. Asif Qayyum vs Fozia Shaheen, 2020, CLCN 49

⁵⁹ Syeda Sarwat Mumtaz (Judge Family Court, Lahore), Social Disaster and Survival (Breakage of Marriage Tie), Available at: <http://www.pljlawsite.com/2009art21.htm> Accessed on May 1, 2021

⁶⁰ Syeda Sarwat Mumtaz (Judge Family Court, Lahore), Social Disaster and Survival (Breakage of Marriage Tie), Available at: <http://www.pljlawsite.com/2009art21.htm> Accessed on May 1, 2021

⁶¹ Syeda Sarwat Mumtaz (Judge Family Court, Lahore), Social Disaster and Survival (Breakage of Marriage Tie), Available at: <http://www.pljlawsite.com/2009art21.htm> Accessed on May 1, 2021

⁶² Muhammad Arif v. Addl. Session Judge, Karachi 2020 YLR 1586

⁶³ Mrs. Yāsīn Gul vs Muhammad Zubair, PLD 2020, Peshawar 173

⁶⁴ Mrs. Nadia Bibi Gul vs Additional District Judge, PLD 2013, Lahore 41

⁶⁵ M. Asif Qayyum vs Fozia Shaheen, 2020, CLCN 49

شوہر کی طرف سے دھمکی کے جبر یا اثر و رسوخ کے تحت عدالتی خلع۔

اگر شوہر اپنی بیوی کو معاوضہ کی ادائیگی کے ذریعے خلع لینے پر مجبور کرتا ہے اور وہ ایسا کرتی ہے تو اس صورت میں علیحدگی اثر انداز ہوگی لیکن اس (معاوضہ) کی ادائیگی اس پر واجب نہیں ہوگی۔⁶⁶ جیسا کہ جواہر العقود میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کو زبردستی خلع مانگنے پر مجبور کرتا ہے جیسے اسے قتل کرنے کی دھمکی دے کر یا مار پیٹ کر یا بھوکا رکھ کر، تو طلاق متاثر ہوگی لیکن معاوضہ کی ادائیگی اس عورت پر واجب نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں طلاق (رجعی واقع) ہوگی⁶⁷، اگر ایک یا دو طلاق عدالت کی مداخلت کے بغیر دی جائے۔ بیوی کی آزادانہ رضامندی، قیاس کیا جاتا ہے کہ بیوی کی خلع پر رضامندی زبردستی یا دھوکہ دہی سے حاصل نہیں کی گئی ہے۔۔۔ پرائیوی کونسل نے اس طرح کہا ہے کہ جب خلع دی جاتی ہے لیکن شوہر یہ ثابت کرنے میں ناکام رہتا ہے کہ بیوی نے خلع کی اہمیت کو پوری طرح سمجھنے کے بعد اسے اپنی مرضی سے حاصل کیا تو پھر طلاق متاثر ہوگی، لیکن اس کے قرض کو چھوڑنا یا دیگر غور کی ادائیگی جو بیوی نے ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی اس پر پابند نہیں ہوگی⁶⁸۔ حنفی⁶⁹، مالکی⁷⁰ اور شافعی فقہاء کا بھی یہی نظریہ ہے۔ البتہ خلع اس کا پابند ہوگا۔

جنہی قانون کے تحت، اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ناروا سلوک کرتا ہے تاکہ اسے خلع مانگنے پر مجبور کرے، تو کوئی خلع متاثر نہیں ہوگا اور شوہر اس بات کا پابند ہوگا کہ اگر وہ اس سے کوئی معاوضہ وصول کرتا ہے تو اس کو واپس لوٹانے کا پابند ہوگا۔ اسی طرح، اگر شوہر ناجائز سلوک کا مجرم ہے لیکن بغیر کسی ارادے کے اسے زبردستی خلع مانگنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو طلاق متاثر ہوگی لیکن غور کی ادائیگی ضروری نہیں ہوگی۔⁷¹

شیعہ قانون کے تحت، جب شوہر اپنی بیوی کو خلع کے لیے مجبور کرتا ہے، تو علیحدگی صرف معاوضہ کی ادائیگی کے لیے اس کی طرف سے کسی ذمہ داری کے بغیر منسوخ شدہ طلاق کے طور پر نافذ ہوگی۔⁷²

مذکورہ بالا بحث کی روشنی میں، یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اگر شوہر کے جرم کی وجہ سے طلب کیا گیا تو خلع کا حکم بغیر غور کے منظور کیا جائے گا۔

نتیجہ:-

اسلامی شریعت معاشرے کو اخلاقی اور قانونی طور پر صحت مند رکھنے، تمام ناجائز معاملات کو ختم کرنے اور شوہر اور بیوی کو امن اور ہم آہنگی میں رہنے کے مقصد سے شادی (نکاح) کو اپنانے کا حکم دیتی ہے۔ اگر کوئی جوڑا شادی کے بندھن سے یہ فوائد حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے تو، میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات خوشگوار اور ہم آہنگ نہیں رہتے ہیں۔ اس کے بعد، شادی کے ایسے معاہدے کو ختم کرنا

⁶⁶ Ibn e Ābidīn, Muhammad Amīn umar bin Abdul Azīz, Radd ul Mukhtār, Cairo, Matbā Usmaniyah, 576/2

⁶⁷ Suyūti, Muhammad bin Ahmad, Jawāhir Al Uqūd, Beirut, Dār Al-Kutub Al-Ilmiyah, 114/2

⁶⁸ Moonshee Buzuloorrahmen v. Lateef-un Nissa, 8 MIA, 379.

⁶⁹ Moonshee Buzuloorrahmen v. Lateef-un Nissa, 8 MIA, 379.

⁷⁰ Abdullah bin Ahmad Ibn e Qudāmah, Al-Mughnī (Beirut, Dār Al-Fikr Al-Arbī, 1405 AH), 55/22.

⁷¹ Abdullah bin Ahmad Ibn e Qudāmah, Al-Mughnī, 55/22.

⁷² Ali SA, (1976AD) Muhammadian Law, Lahore, Law Publishing Co., p.475

ضروری ہو جاتا ہے۔ لہذا، جب بیوی کی طرف سے ناپسندیدگی ہو تو اسے حق ہے کہ وہ خلع سمیت بعض بنیادوں کی بنیاد پر اپنی شادی کو تحلیل کرائے اور عدالت شوہر کی رضامندی کے بغیر بھی شادی کو ختم کرنے کی پابند ہے۔ ایک بار جب شادی جوڈیشل خلع کے ذریعے تحلیل ہو جائے تو اسے نہ تو منسوخ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اپیل کی اجازت دی جاسکتی ہے یہاں تک کہ ایک طرفہ حکم کی صورت میں بھی۔ یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ شوہر کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر طلاق کا حق حاصل ہے:

1. یہ شوہر ہے جو خاندان کی بنیاد رکھتا ہے وہ عورت کے حق مہر، خوراک، کپڑے، رہائش اور دیگر سماجی ضروریات کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔

2. یہ شوہر ہے، جسے بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش کے اخراجات اٹھانا پڑتے ہیں اور خاندانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تمام طریقے سے شوہر ہی جواب دہ ہوتا ہے۔

اس طرح، منطقی طور پر، یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اسے اپنے فرائض کے حوالے سے حقوق حاصل ہوں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جوڈیشل خلع سے متعلق قانون کا سوال قرآن و سنت میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے اور عدالت کو صرف حقیقت کے سوال کے بارے میں تفتیش کرنی ہے اور کچھ نہیں۔ لہذا، جوڈیشل خلع کے مقدمے میں جج کو کوئی صوابدید نہیں ہے لیکن جب وہ یہ ثابت کر دے کہ میاں بیوی کا اکٹھا رہنا ممکن نہیں ہے تو وہ اس کا حکم صادر کرنے کا پابند ہے۔

مصادر و مراجع:

❖ قرآن پاک۔

❖ صحیح بخاری۔

❖ لوسی سی (1996) جوڈیشل خلع، پاکستان میں، بیوی کو دیگیا چارٹر۔ انڈین لاء انسٹی ٹیوٹ سے جرنل۔

❖ اسیوطی، شمس الدین محمد بن احمد، (1996 عیسوی، / 1417ھ) جواہر العقود، بیروت، دارالکتب العلمیہ

❖ ابن قدامہ، ابو محمد موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ (1405ھ) المغنی، بیروت، دارالفکر العربی

❖ علی، ایس اے، (1976 عیسوی) محمدین لاء، ساتواں شمارہ، لاہور، لاء پبلشنگ کمپنی

❖ سیدہ ثروت ممتاز (جج فیملی کورٹ، لاہور)، سماجی تباہی اور بقا (شادی کا بندھن توڑنا)

<http://www.pljlawsite.com/2009art21.htm> مئی 2021

❖ سعیدی، غلام رسول، نعم الباری، جلد۔ لاہور ضیاء القرآن پبلی کیشنز (مئی 2002 عیسوی، صفر 1423ھ)

❖ دیگر متفرق عدالتی نظائر